از ریٹائرڈ میجر امیر افضل خان

حضرت صدیق اکبرؓ کی فوجی حکمت عملی کا جائزہ

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خلافت کا زمانہ سوا دو سال کے قریب ہے۔ اتنے کم عرصہ میں جتنی مہمات بھیجی گئیں یا جتنی جنگیں ہوئیں، اوسط کے لحاظ سے دنیا کے کسی حکمران کے عہد میں ایسا نہیں ہوا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ تمام حالات کو مدینہ شریف میں بیٹھ کر کنٹرول کر رہے تھے۔ آپ کے ماتحت اس عرصہ میں کم از کم سترہ آرمی کمانڈر (سالار لشکروں) نے کام کیا۔ اور مہمات کے لئے مختلف لشکروں نے جو سفر کیا اگر تمام فاصلوں کو جمع کیا جاتے تو یہ مسافت کوئی تیس ہزار میل بنتی ہے۔

صرف اکیلے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا سفر آٹھ سے دس ہزار میل کے قریب بنتا ہے۔ اور اگر فتوحات کا اندازہ لگایا جائے تو بھی اتنے کم عرصہ میں اتنی فتوحات دنیا کے کسی حکمران کے عہد میں نہیں ہوئیں۔ فتوحات کی کی جو اوسط بنتی ہے تو "زمان و مکاں" کے لحاظ یہ دنیا بھر میں پہلے نمبر پہ ہے۔ بے شک دنیا کے سپہ سالار اور ہمارے آقا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رفیق خاص اور یار غار کی ہی ایسی شان ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ بخدا جو کچھ حضرت صدیق کر گئے ہم اس کے آدھے تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

فوجی لحاظ سے حضرت صدیق اکبرؓ کی خلافت کو تین مرحلوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ اول امت کو مرکزیت دینا، اور مرتدین کا قلع و قمع کرنا۔ دوم عراق کی محدود فتوحات اور سوم شام و فلسطین پر یلغار۔

عسکری تاریخ کے طور پر ان واقعات کو سرسری طور پر بیان کرنے کے لئے ایک کتاب کی ضرورت ہے اور اس مضمون میں ہم ایک اجمالی خاکہ پیش کر رہے ہیں کہ قارئین اپنے رہنماؤں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہمارے ہاں حضرت صدیق رضؓ کی صداقت۔ حضورؐ کا عشق، خلق اور انتظامی قابلیت وغیرہ متعدد صفات کے بارے میں تو لوگوں کو کچھ نہ کچھ معلوم ہی ہے لیکن اس بات کا بہت کم لوگوں کو علم ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ، حضور پاکؐ کے بعد دنیا کے بہترین سپہ سالار اعظم ہیں۔ اور فوجی حکمت عملی و تدبیرات کی ایسی مثالیں چھوڑی ہیں کہ دنیا کے عظیم جرنیل ان کے سامنے بچے

نظر آتے ہیں اور یہ مثالیں ایسی ہیں جن سے سبق سیکھنے اور اپنانے کے بعد ہم آج بھی دنیا میں اپنے کھوئے ہوئے مقام کو حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ کی وفات جمادی الثانی میں ہوئی۔ اور ہر سال ہم اس کا ذکر کرتے ہیں لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ جمادی الثانی کے مہینہ میں ملک بھر میں ایسی مجلسیں قائم کریں جو آپ کی زندگی کے تحقیقی مطالعہ کے بعد آپ کے اصولوں اور عملوں میں قوم کے لئے نشانِ راہ تلاش کریں۔ فوجی لحاظ کی چند تحقیقات اس مضمون میں پیشِ خدمت ہیں۔

آپ نے اپنی خلافت کے پہلے مرحلہ میں سب سے پہلا کام جو آپ نے کیا وہ سراسر فوجی تھا۔ یعنی حضرت اسامہ بن زیدؓ کے لشکر کو ملک شام اور موجودہ اردن کی سرحدوں کی طرف روانہ کیا۔ اور لشکر کی روانگی کے وقت خود کئی میل لشکر کے ساتھ پیدل چلتے گئے۔ حضورؐ پاک کی وفات کے بعد قبائلی باغی ہو گئے۔ اور جھوٹے نبی آگے آ رہے تھے۔ اور خود مدینہ کو انتہائی خطرہ تھا۔ لہٰذا متعدد صحابہ جن میں حضرت عمرؓ بھی شامل تھے وہ بھی اس خیال کے حامی تھے کہ اول تو وہ وقت مناسب نہ تھا کہ حضرت اسامہ کا لشکر مدینہ سے باہر بھیجا جائے لیکن اگر ایسا ضروری بھی ہے تو پھر بہتر ہو گا کہ کہیں زیادہ تجربہ کار صحابی کو سالارِ لشکر بنایا جائے۔

مورخین اس سلسلہ میں حضرت صدیقؓ کا صرف اتنا جواب لکھتے ہیں کہ آپ نے فرمایا

" ابو قحافہ کے بیٹے (حضرت صدیق) کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ حضور پاکؐ کے حکم میں کوئی تبدیلی کرے "

اس زمانے کے ہمارے ایک فوجی مبصر رقمطراز ہیں کہ

" حضرت صدیقؓ نے یہ سب کچھ حضور پاکؐ کی تابعداری کے طور پر کیا۔ ورنہ فوجی حکمت عملی کے لحاظ سے اسامہؓ کے لشکر کو مدینہ سے باہر بھیجنا مناسب نہ تھا۔ لیکن اپنی کتاب میں آگے جا کر خود تسلیم کرتے ہیں کہ مہم کامیاب رہی "

اب اس بیچارے مبصر کو کیا معلوم کہ حضور پاکؐ کے حکم کی تعمیل میں بہت بڑی فوجی حکمت عملی ہے اور آگے نتائج کے لحاظ سے بھی یہ حکمت عملی صحیح ثابت ہوئی۔ تو پھر اس کارروائی پر شک کرنا فضول ہے۔ بہرحال بنیادی لحاظ سے بھی اگر دیکھا جائے تو مدینہ شریف کو کوئی خطرہ نہ تھا کہ خندق کھدوا کر حضور پاکؐ نے مدینہ شریف کو ایک مستقر میں تبدیل فرما دیا تھا۔ کہ چند مرد، عورتوں اور بچوں کی مدد سے کئی ماہ تک مدینہ شریف کا دفاع ہو سکتا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے دلوں کو جوڑ دیا تھا۔ اور وہ سیسہ پلائی دیوار بن چکے تھے۔ ساتھ ہی مکہ شریف اور طائف کے قبائل وفادار تھے اور مدینہ پر حملہ آور دشمن کے خلاف کسی وقت بھی پہنچ سکتے تھے۔ نیز مدینہ طیبہ سے یہودی نکالے جا چکے تھے اور وہ اسلام کا قلعہ بن چکا تھا۔

پھر مدینہ شریف پر بنو اسد اور غطفان کے جن قبائل نے حملہ کیا یا حملہ کر سکتے تھے ان کی تعداد اتنی کم تھی کہ مدینہ میں رہنے والے چند صحابہ ان کو بھگا سکتے تھے۔ اور یہی ہوا کہ باغی قبائل کو مدینہ کے باہر سے ہی نہ صرف بھگا دیا گیا

بلکہ پہلے مرحلہ میں ان کا ذو قصہ تک بیچھا کیا گیا اور دوسرے مرحلہ میں نقرۃ تک کے علاقہ تک دشمن کو بھگا دیا گیا۔

حضرت اسامہؓ کی دور دراز مہم نے تمام عرب قبائل پر۔ ایک طرف روم کی سلطنت کے باجگذار عیسائیوں پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ اپنے علاقے میں محدود ہو کر رہ گئے۔ اور پھر حضرت صدیق اکبرؓ نے ایک ایک کرکے پہلے باغی قبائل کو راہِ راست پر لایا اور پھر دنیا کی دو عظیم سلطنتوں کو تہس نہس کرنے کے لئے اپنی فوجی حکمت عملی کی نہ صرف بسم اللہ کی بلکہ پہلا مرحلہ کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔

مرتدین اور باغی قبائل کے قلع قمع کے لئے آپ نے اسامہؓ کے لشکر کی واپسی کا انتظار کیا۔ اور پھر گیارہ لشکر منظم کئے۔ اور ان کے ہیڈ کوارٹر بنا دئے گئے۔ لیکن بھرتی اور کارروائی کے لئے زمان و مکاں کا خیال رکھتے ہوئے اتنے اعلیٰ پایہ کی تجویز بنائی کہ آدمی عش عش کہہ اٹھتا ہے۔ اور عملی طور پر اس تجویز کے ایسے نتائج نکلے کہ ایک تجویز پر عمل کرنے کے بعد جو نتائج نکلتے تھے وہ از خود اگلی تجویز کی بنیاد بنتے۔ اور اس طرح جب مرتدین کا قلع قمع ہوا تو اس کے نتائج کی بنیاد پر عراق کی فتوحات کی حکمت عملی بنائی گئی۔ اور عراق کی محدود فتوحات۔ شام و فلسطین کی فتوحات کے پہلے مرحلہ کے لئے ایک اضافی اور امدادی فوجی مدد ثابت ہوئیں۔

آپؓ نے جن گیارہ لشکروں کی ترتیب دی تو ساتھ ہی کام بھی سونپا گیا اور زمان و مکاں کا لحاظ رکھتے ہوئے وقت کا تعین بھی کر دیا کہ کون کون سا لشکر کب منظم ہوگا اور کب کونسا عمل شروع کرے گا۔ مختصر طور پر تجویز حسب ذیل تھی (نقشہ سے مدد لیں)

(۱) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے قبیلہ طے کے علاقہ سے ہوتے ہوئے بزو خا میں جا کر جھوٹے نبی طلیحہ کا قلع قمع کریں گے۔ ارد گرد عیینہ بن حصن اور ام زمل کی بغاوتوں کو فرو کرتے ہوئے نقرہ میں عبا العزیٰ کا دفاع بھی کریں گے۔ اور پھر بطاح میں مالک بن نویرہ کی بغاوت کو فرو کریں گے۔ بعد میں یمامہ کے علاقہ میں مسیلمہ کذاب کے خلاف جائیں گے۔ جہاں امدادی لشکروں کی مدد سے مسیلمہ کو ختم کریں گے۔

(۲) عکرمہؓ بن ابو جہل۔ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کو الجھائے رکھیں گے اور خالد بن ولیدؓ کا انتظار کریں گے۔ جناب عکرمہ نے جلد بازی کی۔ اور اکیلے مسیلمہ کے ساتھ لڑ پڑے اور کامیاب نہ ہوئے اس لئے حضرت صدیقؓ نے ان کو عمان اور یمن کے علاقے میں بھیج دیا۔

(۳) شرجیلؓ بن حسنہ۔ یمامہ میں وہ کام کریں گے جو عکرمہؓ کو سونپا گیا تھا اور حضرت خالدؓ کا انتظار کریں گے اور حضرت شرجیلؓ بھی مسیلمہ کے ساتھ کچھ زیادہ الجھ گئے۔ لیکن پھر حضرت خالدؓ کے ساتھ مل کر مسیلمہ کا خاتمہ کیا۔ اور پھر شام کی سرحدوں پر بھیج دئے گئے۔ جہاں عمرو بن عاصؓ اور خالد بن سعیدؓ کے ساتھ مل کر اہل روم پر نظر رکھیں گے۔

۴) عمروؓ بن عاص۔ اسلامی حکومت کی شمالی سرحدوں کی حفاظت اور اہل روم پر دومۃ الجندل۔ تبوک اور بنو قضاعہ کے علاقوں پر نظر رکھیں گے۔

۵) خالد بن سعیدؓ۔ حضرت عمرو بن عاص کے بازو پر رہ کر وہی کام کریں گے جو عمرو بن عاص کریں گے۔

۶) علاء بن حضرمیؓ۔ بحرین میں بغاوت کا خاتمہ کریں گے اور انہوں نے یہ فرض بڑی خوبی سے سرانجام دیا۔

۷) طریفہ بن حاجزؓ۔ مکہ اور مدینہ کے درمیان کے علاقوں میں گشتی کارروائیاں کریں گے اور وہاں سے گذرنے والے لشکروں یا کام کرنے والے لشکروں کی مدد کریں گے۔

۸) حذیفہ بن محصنؓ۔ اومان (یا عمان) کے علاقے سے بغاوت کا قلع قمع کریں گے۔ بعد میں جناب عکرمہؓ بھی آپ کی مدد کے لئے پہنچ گئے۔

۹) عرفجہ بن ہرثمہؓ۔ مہرہ کے علاقہ میں باغیوں کا قلع قمع کریں گے۔ بعد میں جناب عکرمہؓ اور جناب حذیفہؓ بھی آپ کے ساتھ مل گئے۔

۱۰) مہاجر بن ابوامیہؓ۔ یمن۔ کندہ اور حضرموت کے علاقوں میں سے بغاوت کو فرو کریں گے اور بعد میں جناب عکرمہ بھی آکر آپ کے ساتھ مل گئے۔

۱۱) سوید بن مقرنؓ۔ یمن کے شمالی علاقوں میں رہیں گے اور ریزو کام کریں گے۔

یہ تمام مہمات ایک ہی وقت میں تکمیل کو پہنچیں۔ اور ان لشکروں کے کچھ آدمی جا کر یمامہ میں حضرت خالدؓ کے ساتھ مل گئے۔ اور کچھ مدینہ شریف آگئے۔ کہ شام کی فتوحات کے لئے تیاری شروع ہو گئی۔ اور اس طرح حضرت صدیقؓ نے اپنی خلافت کا پہلا مرحلہ مکمل کر لیا۔ بغاوت فرو ہو گئی اور مرکز مضبوط ہو گیا۔

دوسرے مرحلہ کے لئے حضرت صدیقؓ نے حضرت خالدؓ کو عراق کی محدود فتوحات کے لئے روانہ کیا اور اسی دوران شام کی سرحدوں پر تین لشکر جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ وہ اہل روم پر کڑی نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ لیکن وہاں لڑائی کی اجازت نہ تھی کہ حضرت صدیقؓ ایک وقت پر دو محاذ نہیں کھولنا چاہتے تھے۔

حضرت خالدؓ کو جو عراق کی محدود مہم پر بھیجا تو حکم یہ تھا کہ دریائے فرات کو عبور نہ کیا جائے گا اور ریگستان کو اپنے پیچھے رکھ کر یمامہ سے کاظمہ۔ ابلہ۔ مذار۔ مثنی اور حیرہ (نجف اشرف کے نزدیک) تک پیش قدمی کی جائے گی۔ ابلہ (موجودہ بصرہ) سے مشرق کی طرف اہواز یا فارس کی طرف سے بالکل پیش قدمی نہ کی جائے گی۔ اور اپنی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے محدود جنگ کی جائے گی (نقشہ سے استفادہ کریں)

حضرت خالدؓ نے اس محاذ پر جگہ جگہ دشمن کو شکست فاش دے کر آخر حیرہ پر قبضہ کر لیا۔ بلکہ حیرہ سے دومۃ الجندل کے راستے مدینہ شریف کے ساتھ رابطہ بھی قائم کر لیا۔

گو صدیق اکبر نے ایک بارھواں لشکر جناب عیاض بن غنمؓ کی کمانڈ میں مدینہ شریف سے دومۃ الجندل والے راستہ حیرہ بھیجا تھا کہ حضرت خالدؓ کے ساتھ رابطہ قائم کرے لیکن یہ لشکر دومۃ الجندل میں رک گیا۔ اور حضرت خالدؓ نے آگے بڑھ کر اس لشکر کے ساتھ رابطہ قائم کر کے دشمن کا ادھر سے خاتمہ کر دیا بلکہ دیگر مقامات یعنی عین التمر، ثمرات الاجناب اور مذیخ وغیرہ پر بھی قبضہ کر لیا۔

ان ساری مہمات کے گہرے مطالعہ سے یہ چیز عیاں ہوتی ہے کہ حضرت صدیق اکبرؓ ایران فتح کرنے سے پہلے ملک شام سے رومیوں کا قلع قمع کرنا چاہتے تھے۔ اور تین لشکر وہاں پر پہلے سے موجود تھے۔ اب حضرت خالدؓ کی فتوحات نے مسلمانوں کے دائیں بازو سے سب خطرات کم کر دئے۔ اور اہل ایران اور روم اس قابل نہ تھے کہ دونوں مل کر مسلمانوں کے خلاف کوئی کارروائی کرتے۔ مسلمانوں نے ایرانی فوجوں کو عراق میں شکست دے کر اس طرح کر دیا تھا کہ وہ دریائے فرات کے پیچھے دب کر بیٹھ گئے۔ اور اپنی خیر منا رہے تھے۔ کہ حضرت صدیق اکبرؓ نے شام کی فتوحات کی تجویز پر کام کرنا شروع کر دیا۔

ایک نقشہ بھی دیا جا رہا ہے جس پر حضرت صدیقؓ کی تمام کارروائی کو ظاہر کرنا تو ناممکن ہے پوری کارروائی کے لئے تو بے شمار نقشوں کی ضرورت ہے۔ البتہ موٹے موٹے شہر اور علاقے دکھائے گئے ہیں اور جہاں پر جس سپہ سالار لشکر نے کارروائی کی اس کا نام لکھ دیا گیا ہے۔ البتہ اسامہ بن زیدؓ، خالد بن ولیدؓ اور عکرمہ بن ابوجہل کے سفر کے راستے بھی دکھائے گئے ہیں۔ باقی قارئین خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جو سالار لشکر جہاں پر دکھائے گئے ہیں۔ انہوں نے وہاں تک جانے کے لئے کونسا راستہ استعمال کیا ہو گا۔ باقی مختصر راستے دکھائے گئے ہیں۔ ورنہ حضرت صدیقؓ کے زمانے میں لشکروں کے سفر کی مسافت کوئی تیس ہزار میل بنتی ہے۔ البتہ اکیلے حضرت خالدؓ کے سفر کی مسافت کوئی دس ہزار میل بنتی ہے۔ یعنی ہر روز اوسطاً بارہ یا پندرہ میل سفر کرتے تھے۔ یعنی اگر کوئی دن آرام بھی کر لیا یا جنگ کی وجہ سے رکاوٹ ہوئی تو بھی مہینہ میں کم از کم تین سو میل سفر ضرور کرتے تھے یعنی مسلمانوں کی تمامتر تدبیرات کا انحصار حرکت پر تھا۔ اور انہوں نے متحرک طرز جنگ اپنائی۔ کہ وہ متحرک دین کے پیروکار ہیں۔ نماز میں حرکت۔ قربانی اور زکوٰۃ میں مال کی حرکت۔ حج اور طواف میں حرکت۔

مسلمان مجاہدین رواں دواں تھے۔ ایک ہاتھ میں قرآن اور دوسرے میں اخلاق و جہاد کی تلوار۔

چنانچہ حضرت خالدؓ نے جب اس متحرک طرز جنگ کے ذریعہ اہل ایران کو آدھ موا کر دیا اور وہ اپنے زخموں کو چاٹ رہے تھے تو حضرت صدیقؓ نے شام کی فتوحات کی حکمت عملی پر عمل کرنے کا حکم دے دیا۔

حضرت عمرو بن عاصؓ اور حضرت خالد بن سعیدؓ پہلے ہی وہاں موجود تھے۔ اور حضرت عکرمہؓ وغیرہ اور وہ لوگ جو یمن کی مہم سے فارغ ہوئے تھے وہ بھی حضرت خالد بن سعید کے لشکر میں شامل ہو گئے۔

ادھر حضرت شرحبیلؓ بھی یمامہ کی جنگ کے بعد شام کی سرحدوں تک پہنچ گئے۔ مدینہ شریف میں حضرت یزید بن ابوسفیانؓ ایک چوتھائی لشکر تیار کرکے شام کی سرحدوں پر روانہ ہوگئے۔ حضرت خالد بن سعیدؓ سے کچھ جلد بازی ہوگئی۔ اور وہ کچھ زیادہ آگے بڑھ گئے۔ جس سے مسلمانوں کا کافی نقصان ہوا۔

چنانچہ صدیق اکبر تیار تھے اور انہوں نے ابوعبیدہؓ کے ماتحت ایک اور لشکر تیار کرکے شام کی فتوحات کی حکمت عملی میں بھی کچھ تبدیلی کردی۔ اور مدینہ شریف کی امداد اور پہلے لشکروں کو ملاکر اپنی فوجوں کو موجودہ فوجی زبان کے لحاظ سے نئے سرے سے منظم کیا اور مندرجہ ذیل ذمہ داریاں سونپیں۔

- حضرت ابوعبیدہؓ بن جراح۔ جب چاروں لشکر اکٹھے ہوں گے تو سپہ سالار اعظم ہوں گے۔ ویسے حضرت شرحبیلؓ اور جناب یزیدؓ کے لشکروں کے پیچھے پیچھے رہیں گے۔ اور یزید کے دمشق پر قبضہ کے بعد آپ شمالی شام میں حمص تک کے علاقے فتح کریں گے۔ جناب خالد بن سعیدؓ کے لشکر کو اکٹھا کرکے اپنے ماتحت کرلیں گے۔
- حضرت یزید بن ابوسفیانؓ۔ علاقہ شام میں دمشق تک جائیں گے۔
- حضرت شرحبیل بن حسنہؓ۔ شام و فلسطین کے درمیانی علاقے میں فحل سے لے کر قیساریہ تک جائیں گے
- حضرت عمرو بن عاصؓ۔ فلسطین کے علاقے فتح کریں گے۔ اور مصر کے حالات کا مطالعہ کریں گے۔

یہ احکامات جاری کرنے کے بعد جب عملی تکلیفات ہوئیں تو دائیں جانب عراق میں حضرت خالد بن ولیدؓ موجود تھے۔ جو پانچ ہزار کی کمک لے کر اوپر والے علاقہ سے ہوتے ہوئے وادی یرموک پہنچے۔ اور پھر پانچوں لشکروں کو اجنادین کے مقام پر اکٹھا کیا اور اہل روم کو شکست فاش دی۔

پوری مہمات پڑھنے سے تعلق رکھتی ہیں۔ کہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کس طرح حضرت خالدؓ کے نام (اللہ کی تلوار) اور تجربہ کو عین وقت پر استعمال کیا۔ اور ادھر اہل ایران کے لئے حضرت مثنیٰ بن حارثہؓ شیر کی طرح گرج کر دریائے فرات کو پار کرتے تھے اور ایرانی دبکے بیٹھے رہے۔

عسکری تاریخوں کے طالب علم ہزار کوشش کریں۔ دنیا کی عسکری تاریخ میں نہ کوئی ایسی مثال موجود ہے اور نہ ایسے اسباق۔ اور جتنا جلدی ہم ان مہمات کے سبق اپنائیں گے۔ اتنا جلدی ہم فوجی حکمت عملی اور تدبیرات میں اور زیادہ ماہر ہوں گے۔ کہ غیروں کی حکمت عملیوں میں ہمارے لئے کچھ بھی نہیں ؎

خیرہ نہ کر سکا مجھے جلوۂ دانش فرنگ
سرمہ ہے میری آنکھ کا خاکِ مدینہ و نجف

خلیفہ اوّل کے زمانے کی فوجی کاروائیاں